14095-شطرنج کھیلنے کا حکم

سوال

کیا (موجودہ دور میں معروف) شطرنج کھیلنی شرعا جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"جب بھی شطرنج باطنی یا ظاہر طور پر کسی واجب چیز سے مشغول کر دے اور اس میں رکاوٹ کا باعث بنے تو علماء کرام کا اس کی حرمت پر اتفاق ہے، مثلا اگر فرض نماز سے مشغول کر دے اور روک دے، یا پھر واجب شدہ نفس کی مصلحت یا اہل و عیال کی واجب مصلحت میں رکاوٹ ڈالے، یا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر، یا صلہ رحمی اور والدین کے ساتھ حسن سلوک میں رکاوٹ کا باعث بنے، یا پھر امامت یا ذمہ داری وغیرہ واجبات میں سے کسی فعل کو نظری سر انجام دینا واجب ہو تو مسلمانوں کے اجماع کے مطابق یہ حرام ہے.

اور اسی طرح جب وہ کسی حرام امر پر مشتمل ہو، مثلا جھوٹ یا جھوٹی قسم، یا خیانت، یا ظلم یا ظلم پر اعانت، یا دوسری حرام اشیاء پر معاونت کا باعث ہو تو مسلمانوں کے اجماع کے مطابق یہ حرام ہے) اھ

ماخوذ از : مجموع الفتاوی ابن تیمیہ (32/218–240).

لیکن جب کسی واجب اور فرض چیز میں رکاوٹ نہ کرے، اور نہ ہی کسی حرام کام پر مشتمل نہ ہو، تو علماء کرام کا اس کے حکم میں اختلاف ہے :

چنانچہ جمہور علماء کرام (امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام احمد، اور امام شافعی کے بعض ساتھی) اس کو حرام قرار دیتے ہیں، اور انہوں نے اس کی حرمت میں کتاب اللہ اور صحابہ کرام کے اقوال پیش کیے ہیں.

کتاب اللہ کے دلائل :

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

.{اے ایمان والو بات یہی ہے کہ شراب، اور جوا و قمار بازی، اور تھان (درگاہیں) اور فال نکالنے کے پانسے کے تیر یہ سب گندی باتیں اور شیطانی کام ہیں، ان سے بالکل الگ تھلگ رہو تاکہ تم کامیاب ہو سکو}..

.{شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ وہ شراب اور جوے و قمار بازی کے ذریعہ تمہارے درمیان عداوت و دشمنی اور بغض پیدا کر دے، اور تمہیں اللہ تعالی کے ذکر اور نماز سے روک دے، تو اب بھی تم باز آ جاؤ}..المآئدۃ (90–91).

قرطبی رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں :

"یہ آیت نرد اور شطرنج پر جوا لگا کر اور جوے کے بغیر کھیلنے کی حرمت پر دلالت کرتی ہے، کیونکہ جب اللہ تعالی نے شراب کو حرام کیا تو اس میں پائے جانے والے معنی کی خبر دیتے ہوئے فرمایا:

.{شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ وہ شراب اور جوے وقماربازی کے ذریعہ تمہارے درمیان عداوت ودشمنی اور بغض پیدا کردے، اور تمہیں اللہ تعالی کے ذکر اور نماز سے روک دے}.

توہر وہ کھیل اور لہولعب اس کی کم مقدار اس کی زیادہ کی دعوت دے، اور اسے کھیلنے والوں میں عداوت و بغض پیدا کردے، اور اللہ کے ذکر اور نماز سے روک دے تو یہ شراب نوشی کی طرح ہی ہے، تو اس سے یہ واجب ٹھرا کہ وہ شراب کی طرح ہی حرام ہو"اھ

دیکھیں: الجامع لاحکام القرآن (291/6).

صحابہ کرام کے اقوال:

علی بن طالب رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا جاتا ہے کہ وہ کچھ افراد کے پاس سے گزرے جو شطرنج کھیل رہے تھے تو وہ کہنے لگے:

ان مجسموں کو کیا ہے جن پر تم جھکے ہوئے ہو"

امام احمد رحمہ اللہ کہتے ہیں: علی رضی اللہ تعالی عنہ سے شطرنج کے متعلق جتنے بھی اقوال بیان کیے جاتے ہیں ان میں سب سے صحیح ترین قول یہی ہے. اھ

اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے شطرنج کے بارہ میں دریافت کیا گیا تو ان کا قول تھا:

"یہ نرد سے بھی زیادہ برا ہے"

اور نرد یا نردشیر وہ کھیل ہے جو آج کل لڈو وغیرہ کے نام سے معروف ہے، اور احادیث میں اس کی حرمت آئی ہے.

ابوداود رحمہ اللہ نے ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

":جس نے نرد کھیلی اس نے اللہ تعالی اور اس کے رسول کی نافرمانی کی"

سنن ابوداود حدیث نمبر (4938) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابوداود حدیث نمبر (4129) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور امام مسلم نے روایت کیا ہے کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

":جس نے نردشیر کھیلی گویا کہ اس نے خنزیر کے گوشت اور اس کے خون میں اپنا ہاتھ ڈبویا"

صحیح مسلم حدیث نمبر (2260).

امام نووی رحمہ اللہ اس کی شرح کرتے ہوئے کہتے ہیں:

"یہ حدیث نردشیر کھیلنے کی حرمت میں امام شافعی اور جمہور علماء کی دلیل ہے.

"گویا کہ اس نے اپنا ہاتھ خنزیر کے گوشت اور اس کے خون میں رنگا"

کا معنی ہے: یعنی ان دونوں اشیاء کو کھانے کی حالت میں، اور یہ انہیں کھانے کی حرمت کے ساتھ اس کی حرمت کی تشبیہ ہے"اھ

شطرنج کی حرمت میں علماء کرام کے اقوال:

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اور رہی شطرنج تو یہ نرد کی طرح ہی حرام ہے"اھ

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (155/14).

اور ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اور شطرنج کی خرابیاں تو نرد سے بھی زیادہ ہیں، نرد کی حرمت پر دلالت کرنے جو بھی دلیل ہے وہ بالاولی شطرنج کی حرمت پر دلالت کرتی ہے... امام مالک اور ان کے ساتھیوں، اور امام ابو حنیفہ اور ان کے اصحاب اور امام احمد اور ان کے اصحاب اور جمہور تابعین کا قول یہی ہے....

کسی بھی صحابی سے یہ معلوم نہیں کہ کسی ایک نے بھی اسے حلال کہا ہو اور یہ کھیلی ہو، اللہ سبحانہ و تعالی نے انہیں اس سے محفوظ رکھا، اور جس صحابی کی طرف بھی یہ منسوب کیا جاتا ہے کہ انہوں نے یہ کھیلی مثلا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ تو یہ صحابہ کرام پر بہتان اور افترا پردازی ہے، صحابہ کرام کے حالات کا علم رکھنے والا، اور ان کے آثار کا ہر عالم اس کا انکار کریگا.

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے افضل ترین خلق اور خیر القرون کے لوگ صحابہ کرام کسی ایسی چیز کو کیسے حلال کر سکتے ہیں جو اس کھیل میں غرق ہونے والے کو شراب سے بھی زیادہ اللہ کے ذکر اور نماز سے روکے، اور واقعات اس کے شاہد ہیں، اور یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ شارع نرد کو تو حرام کرے، اور شطرنج جو کہ اس سے بھی کئی لحاظ سے بری ہے اسے مباح اور جائز قرار دے...."اھ

دیکھیں: الفروسیۃ (303–311).

اور امام ذہبی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"رہی شطرنج تو اکثر علماء کرام اسے کھیلنا حرام کہتے ہیں، چاہے یہ رہن کے ساتھ ہو یا بغیر رہن کے، اور اگر رہن کے ساتھ ہو تو یہ بلاخلاف یہ قمار بازی ہے، اور اگر رہن سے خالی ہو تو بھی اکثر علماء کے ہاں یہ قمار بازی اور حرام ہے...

امام نووی رحمہ اللہ سے شطرنج کھیلنے کے متعلق دریافت کیا گیا کہ آیا یہ حرام ہے یا جائز؟

تو نووی رحمہ اللہ نے جواب دیا:

اگر اسے کھیلتے ہوئے نماز ضائع ہو گئی یا وقت سے ادائیگی میں تاخیر ہوئی، یا اسے عوض پر کھیلا گیا تو یہ حرام ہے، وگرنہ امام شافعی کے ہاں مکروہ ہے، اور ان کے علاوہ دوسروں کے ہاں حرام ہے...."اھ

دیکھیں: الکبائر (89–90).

مزید تفصیلات دیکھنے کے لیے امام آجری کی کتاب "تحریم النرد والشطرنج والملاھی" تحقیق محمد سعید ادریس کا مطالعہ کریں.

واللہ تعالی اعلم.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ ہمیں اپنی رضامندی اور محبت والے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اور ہمیں اپنی اطاعت و فرمانبرداری میں استعمال کر لے.

اور اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور ان کے صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے.

واللہ اعلم.